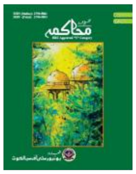

علمی و تحقیقی مجلہ "محاکمہ" یونیورسٹی آف سیالکوٹ

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

علیحا عارف ، ایم۔فل سکالر، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر طیبہ نگہت، پوسٹ ڈاکٹورل فیلوشپ اسکالر، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

"اردو پنچ" کے مزاح نگار

Humorist of "Urdu Punch"

Aliha Arif, M.Phil Scholar, GCWUF

Dr.Tayyaba Nighat, Post Doctorate fellowship Scholar, IRI, IIUI .Pakistan

Assistant Professor Urdu Department, GCWUF

Abstract

Urdu Punch, published in 1981 , holds a significant place in the history of Urdu journalism and literature for its pioneering role in the development of humorous and satirical prose.Through wit, parody, and caricature, Urdu Punch provided a platform for writers to critique imperial policies and highlight societal issues, often veiled in humor to bypass censorship. The magazine played a crucial role in shaping public opinion and nurturing a distinct style of Urdu satire. Its pages featured the work of renowned humorists and satirists who enriched the genre with linguistic innovation and sharp commentary. By blending entertainment with intellectual engagement, Urdu Punch not only popularized humorous prose but also served as a subtle tool of resistance and reform. Its legacy continues to influence Urdu satire and journalism, marking it as a landmark in the literary history of the subcontinent.

کلیدی الفاظ: مزاحیہ ادب، روایت، طنزیہ مضامین، رسائل کا ادبی مقام، جرائد، رجحانات، ظرافت، صحافتی مزاح۔

اردو رسائل میں طنز و مزاح کی روایت کا باقاعدہ آغاز دراصل ۱۸۷۷ میں لکھنو سے نکلنے والے "اودھ پنچ" سے ہوتا ہے اس رسالے نے طنز و ظرافت کو اردو ادب کا ایک اہم حصہ بنایا منشی سجاد حسین اس ظریفانہ ہفت روزہ کے ایڈیٹر تھے اودھ پنچ کے ظریفانہ صحافت نے صحافتی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی اس کے شہرت و مقبولیت سے متاثر ہو

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

کر "پنچ" نام کے کئی اخبارات کا سلسلہ شروع ہو گیا انیسویں صدی میں ہندوستان کے ۶۸ شہروں میں تقریبا ۸۰ "پنچ" اخبارات منظر عام پر آئے اس کے علاوہ اور بہت سے دوسرے طنزیہ و مزاحیہ رسائل منظر عام پر آئے۔

"اردو پنچ" یکم اپریل ۱۹۸۱ میں راولپنڈی سے جاری ہوا اس کے حلقہ ادارت میں سید ضمیر جعفری، کرنل محمد خان، ڈاکٹر صفدر محمود اور سلطان رشک جیسے نام شامل ہیں ان میں اول الذکر تین اصحاب نہ صرف طنز و مزاح کا شائستہ ذوق رکھتے ہیں بلکہ خود بھی اعلی پائے کے صاحب اسلوب انشاء پرداز ہیں سلطان رشک "نیرنگ خیال" میں اپنی اداراتی صلاحیتوں کا سکہ منوا چکے ہیں اردو پنچ کے انتظامی امور ان کے پاس ہیں یہ سہ ماہی پرچہ تھا مدیران اردو پنچ کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ :

> "ہم آج کے انسان کے لیے جو زندگی کے محاذ جنگ کی پہلی صف میں کھڑا ہی رہا ہے کچھ بشاشت کچھ آسودگی مہیا کر سکیں" 1

"اردو پنچ" کے مقاصد میں شامل تھا کہ قارئین کو آسودگی اور تفریح مہیا کریں اور مزاحیہ صحافت کی تاریخ میں مزاحیہ ادبی پرچے کی کمی کو پورا کریں ڈاکٹر انور سدید رسالے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :

> "مدیران نے ظرافت کو بشاشت کا سرچشمہ قرار دیا اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض گھروں میں ہجوم کے باوجود زندگی نہیں ہوتی اردو پنچ نے اس ہجوم کو زندگی سے آشنا کرنے کی سعی کی اس پرچے نے مزاح سے رجائیت اور تحمل کے جذبے کو تقویت پہنچانے کی کوشش کی اور ایسی تحریروں سے دانستہ اجتناب کیا جن سے غصہ یا تلخی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا" 2

"اردو پنچ" میں اعلی پائے کا مزاح پیش کیا جاتا تھا یہ مزاح کسی خاص ہئیت کا اسیر نہیں تھا تمثیل، افسانہ، پیروڈی، مضمون، انشائیہ، سفرنامہ، غزل، نظم غرض ہر صنف ادب کو پیش کرتا تھا اردو پنچ میں نظم و نثر کے لیے الگ الگ حصے مخصوص تھے اداریے کے لیے "سرپنچ" کا عنوان تھا اور "پنچایت" کے عنوان سے قارئین کے

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

خط پیش کیے جاتے تھے یہ حصہ بھی خاصہ دلچسپ ہوتا تھا کیونکہ قارئین اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور رسالے کے مندرجات پر اپنے اپنے انداز میں خوب تبصرہ کرتے بعض مزاح نگاروں پر خصوصی گوشے بھی مرتب کیے گئے مثال کے طور پر ابن انشاء، چراغ حسن حسرت جن میں ان کی شخصیت و فن کا جائزہ لیا گیا ہے طنز و مزاح کے حوالے سے تنقیدی اور تحقیقی مضامین بھی اردو پنچ میں شامل ہوتے تھے اردو پنچ میں مزاحیہ صحافتی روایت کے بر خلاف کارٹون شائع نہیں ہوتے تھے اردو پنچ کے لکھنے والوں میں جو نام نظر آتے ہیں وہ اردو مزاح کے لیے واقعی باعث ناز ہیں ان میں شفیق الرحمن، کرنل محمد خان ،رحیم گل ،سید ضمیر جعفری، محمد خالد اختر، غلام جیلانی اصغر، وزیر آغا، مشکور حسین یاد، دلاور فگار، اسرار اشفاق، ارشد میر ،انور مسعود، سلمی یاسمین نجمی، سرفراز شاہد، وغیرہ شامل ہیں اردو پنچ کی یہ خوبی ہے کہ اس میں نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور بعض ایسے ادیبوں کو بھی مزاح لکھنے پر آمادہ کیا گیا جو پہلے سنجیدہ تحریروں کے لیے معروف ممتاز تھے ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

"اردو پنچ ایک بے حد کامیاب مزاحیہ پرچہ ہے" 3

محمد خالد اختر کا نام جدید مزاحیہ ادب میں خاص اہمیت کا حامل ہے ان کے مضامین اردو پنچ کے صفات کی زینت بنتے رہے ان کا مضمون "خاتون ناول نویس کیسے بنا جائے" اس مضمون میں مزاح کے ساتھ ساتھ طنز کا رنگ بھی خاصہ شوخ ہے انہوں نے خواتین کے بعید از حقیقت اور حقائق سے صرف نظر کرتے ہوئے انداز نگارش کو اپنے مخصوص اسلوب میں بیان کر کے اس مضمون کو یادگار چیز بنا دیا ہے۔ ان ناولوں، افسانوں، ڈراموں کے مواد اور اسلوب تو انہوں نے دو جملوں میں سمو دیا ہے۔

"زندگی کے یہ میلوڈرامے حسین الھڑ لڑکیوں اور جامہ زیب سمارٹ نوجوانوں کی جذباتی محبت
، رقابت و حسد بھاوجوں اور نندوں اور کزنوں کی کارکردگیوں کے چرچے میں الجھے رہتے ہیں
جیسے زندگی میں ان باتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں وہ ایک ہی ذائقہ ان میں چھوڑ جاتے ہیں" 4

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ہمارے ہاں کثیر تعداد میں شائع ہونے والے خواتین ڈائجسٹ جو اوسط درجے کی تعلیم یافتہ گھریلو خواتین بڑے ذوق و شوق سے پڑھتی ہیں بلاشبہ اسی قسم کے مواد سے مملو ہوتے ہیں ہر ناول، افسانے میں کرداروں کے ناموں جگہوں کے ناموں کے علاوہ شاذ ہی کسی قسم کا تنوع دیکھنے میں ملتا ہے یہ مضمون اس قسم کے قارئین اور جغادری مصنفین دونوں پر طنز ہے اس مضمون میں مزاح نگار نے یہ بات صراحت سے سمجھائی ہے کہ خاتون ناول نویس بننے کے لیے کن لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے یعنی خواتین کا من پسند لکھاری بننے کے لیے خاتون بننا بھی ضروری ہے ورنہ مردانہ ناموں کے ساتھ تو ان ناولوں کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا اس کا یاکلپ میں پہلا مرحلہ چننے کا ہے جس مصنف کو احتیاط اور غور و فکر سے چننا چاہیے۔

" اپنے لیے ایک نسوانی نام تجویز کرو جو پر کشش ہونے کے ساتھ پر وقار بھی ہو (جنس تبدیل کرنا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا اور آپریشن اکثر تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے)
اسے احتیاط سے اور پورے غور و فکر سے چنو" 5

محمد خالد اختر نے روایتی، رومانوی، نیم رومانوی، جذباتی قصوں پر بڑے پر لطف انداز میں طنز کی ہے تاہم ان کی طنز نہایت ہلکے پھلکے انداز میں ہے مجموعی طور پر مزاح کا رنگ غالب ہے جو ایک دل نواز تبسم کو جنم دیتا ہے بقول ڈاکٹر انور سدید۔

"محمد خالد اختر کی مزاح نگاری ایک وضع دار مسکراہٹ کو جنم دیتی ہے سو یہ کیفیت ان کے زیر نظر مضمون خاتون ناول نویس کیسے بنائے جائے "میں موجود ہے" 6

فکر تونسوی کا نام آزادی کے بعد نمایاں ہونے والے مزاح نگاروں میں نہایت اہم ہے ان کے ہاں مزاح شگفتگی کی حد تک تو کہیں کہیں موجود ہے باقی طنز ہی طنز نظر آتا ہے ان کا طنز نہایت کٹیلا، سخت اور حقیقت پر مبنی ہے ان کے مضامین اردو پنچ میں اشاعت پذیر ہوتے رہے ان کا مضمون "اپنی مخالفت میں" یہ ایک سوانحی قسم کا مضمون ہے جس میں مصنف نے اپنے آپ پر ہنسنے کے ساتھ ساتھ جگ پر ہنسنے کا بھی سامان پیدا کیا اس مضمون میں انہوں نے جابجا دوہرے کردار کے حامل اشخاص پر طنز کے وار کیے ان میں استاد، سیاست دان، مذہبی شخصیات، سمگلر کا کالا

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

دھن جاننے والے رشوت خور سبھی شامل ہیں اس کے علاوہ ان کا ایک اور مضمون "فکریات" بھی ہماری مختلف انفرادی اور اجتماعی بوالعجبیوں کی عکاسی کرتا ہے اس میں انہوں نے مختلف موضوعات پر ایک دو جملے لکھے ہیں ان کے جملے پر لطف ہونے کے ساتھ ساتھ فکر کی دعوت دیتے ہیں ان میں اکثر جملے کسی نہ کسی انسانی نفسیاتی کمزوری کو مزاحیہ اور طنزیہ پیرائے میں بیان کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کے جو مضامین اردو پنچ میں شائع ہوئے ان میں "اور مجھے ایوارڈ ملا"، "میں کروڑپتی بنا"، "کلچر کی کھونٹی" وغیرہ شامل ہیں۔اشفاق احمد ورک فکر تونسوی کی مزاح نگاری کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

> " فکر تونسوی کے مزاح کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ معاشرے کے مختلف کرداروں پر براہ راست طنز کرنے کے بجائے خود کو اسی طبقے کا ایک فرد فرض کے اپنی ہی ذات کا مضحکہ اڑانے لگتے ہیں اس طرح جہاں اپنی ذات کو نشانہ بنانا اعلی ظرفی کی علامت قرار پاتا ہے وہاں طنز بھی تلخی کا روپ دھارنے کے بجائے مزاح خوش رنگ چولا پہن لیتی ہے"7

مشتاق احمد یوسفی اردو ادب کے ان مزاح نگاروں میں شمار ہوتے ہیں جن کا نام ذہن میں طنز و مزاح کا نام لیتے ہی یکبارگی گونجنے لگتا ہے ان کا ایک مضمون "حویلی" اردو پنچ میں شائع ہوا یہ مضمون ان کے مجموعے "آب گم" میں شامل ہے مشتاق احمد یوسفی کی دیگر تحریروں کی طرح ان کی یہ تحریر بھی ان کے مخصوص اسلوب کی حامل ہے اس مضمون میں نمایاں کردار جس کے گرد ساری کہانی گھومتی ہے مصنف کے دوست بشارت علی فاروقی کے خسر محترم کا ہے جو انتہائی غصیلے اور ماضی پرست واقع ہوئے ہیں بات بے بات ماضی کو یاد کر کے کڑتے رہتے ہیں مزاح کے درمیان گہری فکری بات کہنا جو ضرب المثل بن جانے کی صلاحیت رکھتی ہو مشتاق احمد یوسفی کا اختصاص ہے جو ان کے اس مضمون میں بھی پوری شد و مد کے ساتھ موجود ہے انہوں نے ہمارے اس قومی المیہ کو موضوع بنایا کہ بحیثیت قوم ہم پژمردگی، مایوسی، ذہنی تاریکی، بے بسی کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں بس ماضی کو ہر وقت یاد کرنا ہمارا من پسند مشغلہ ہے اور ماضی ہمیشہ سہانا اور درخشاں نظر آتا ہے مستقبل پر تو اول نظر ڈالتے ہی نہیں اگر ڈالتے ہیں تو تاریک، وحشت ناک محسوس ہوتا ہے یوں غور سے دیکھا جائے تو ایشیائی ڈرامے کا اصل ولن ماضی ہے مشکور حسین

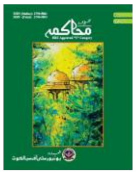

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

یاد انشائیہ سے گریز کرتے ہوئے مزاحیہ مضامین کی جانب بھی آجاتے ہیں اپنے مزاحیہ مضامین لکھنے کی وجہ انہوں نے بڑی دلچسپ بیان کی ہے:

"میں بنیادی طور پر انشائیہ لکھتا ہوں میں نے طنزیہ و مزاحیہ مضامین منہ کا
ذائقہ بدلنے کے لیے لکھنا شروع کیے تھے"8

ان کا مضمون " وہ مجھ سے ہوئے ہم کلام اللہ اللہ " اس مضمون میں یاد نے مزاح پیدا کرنے کے روایتی حربے یعنی بیوی کے کردار سے کام لیاہے اس کی بدحواسی کے ساتھ اپنی حماقت بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے مشکور حسین یاد کے مضامین میں یہ خوبی مشترک نظر آتی ہے کہ وہ اپنے آپ پر ہنسنے کا سامان پیدا کرتے ہیں اپنی بدحواسیوں اور بوالعجبیوں کو مبالغہ آمیز انداز میں بیان کرکے دوسروں کے لیے تفنن طبع کا سامان پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کے جو مضامین اردو پنچ میں شائع ہوئے ان میں "بادشاہ سلامت"، "نکلے تیری تلاش میں"، "کرشمہ اور دامن دل" شامل ہیں مجتبی حسین بھارت کے نامور مزاح نگاروں میں شامل ہیں ان کا مضمون "مکان والوں ہماری بے مکانی دیکھتے جاؤ" عمدہ مضمون ہے جس میں ذہانت کی چمک نظر آتی ہے یہ ان کی مضامین کے مجموعے "الغرض" میں شامل ہے اس میں بار بار کرائے کے مکان بدلنے اور ساری عمر کرائے کے مکان میں رہنے والوں کی سائیکی بیان ہوئی ہے کہ جس طرح انسان ایک ہی صورتحال میں زیادہ دیر رہنے سے اس کا عادی ہو جاتا ہے وہ تبدیلی چاہے مثبت ہو اسے ناگوار گزرنے لگتی ہے مختلف مکانوں میں گزارے ہوئے دنوں کو اس مضمون میں بڑے پر لطف انداز میں بیان کرتے ہیں ان کا ایک اور مضمون "خواہش ناتمام کو اور بھی تمام رکھ" اس مضمون میں انہوں نے جدید انسان کی خواہشات سے لبریز بے ہنگم و بے سکون زندگی کو مزاحیہ انداز میں بیان کیاہے اور قدیم و جدید کے موازنے سے دلچسپ صورتحال پیدا کی ہے اس کے علاوہ ان کے جو مضامین شائع ہوئے ان میں "نئے سال کے لیے کچھ مشورے"، "ہم نے بل کلنٹن سے معافی چاہی"، "خوش فہمیاں" شامل ہیں یوسف ناظم بھی بھارت کے قد آور نثر نگاروں میں شمار کیے جاتے ہیں مزاح میں ان کے موضوعات عام قسم کے ہوتے ہیں اس کے باوجود ان کے ہاں بعض مضامین عمدہ نوعیت کے بھی ہیں ان کے ہاں مزاح گفتگو، اظہار خیال اور تبصرے کا ہے ان کے مضامین میں مرکزیت اور وحدت پر توجہ نہیں ملتی ضمنی موضوعات میں الجھنا زیادہ پسند کرتے ہیں ان کا مضمون

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"اخبار کا آخری صفحہ" اردو پنچ میں شائع ہوا اس مضمون میں مزاح کم ہی ملتا ہے لیکن ایک تاثراتی سی تحریر نظر آتی ہے جس میں کئی جگہوں پر طنز کا تاثر ابھرتا ہے ان کا طنز زیادہ تر اپنی ہی ادبی برادری، ادیبوں، یا پھر سیاست دانوں اور معلمین و متعلمین پر چوٹ کرتا ہے ایک اور مضمون "پیشہ بغیر جی نہ سکا کوئی بھی یہاں" ان کے عمدہ ترین مضامین میں سے ایک ہے یہاں طنز و مزاح باہم شیر و شکر ہو کر ہنسنے کا سامان پیدا کرتے ہیں اس مضمون میں مختلف پیشوں کے بارے میں معلومات باہم پہنچائی گئی ہیں اور ساتھ ہی ان پر طنز بھی کیا گیا ہے مثال ملاحظہ ہو:

> "کوئی بھی ڈاکٹر اپنا علاج خود نہیں کرتا کیونکہ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے۔۔۔۔ میاں بیوی دونوں ڈاکٹر ہوں وہ ایک ہی مریض کا علاج۔ کر رہے ہوں تو مریض اختلاف رائے کی تاب زیادہ دن نہیں لا سکتا"9

اس کے علاوہ ان کے جو مضامین اردو پنچ میں شائع ہوئے ان میں "مرغان چمن"، "محلے کی کہانی محلے والوں کی زبانی" شامل ہیں۔ شفیق الرحمان اردو کے وہ نمایاں مزاح نگار ہیں جنہوں نے قیام پاکستان سے پہلے ہی لکھنا شروع کیا اور خود کو بطور مزاح نگار منوا بھی لیا مختلف اصناف میں مزاح لکھا مضمون کی صنف میں بھی ان کے کئی تحریریں شائع ہوتی ہیں اردو پنچ کے ابتدائی شماروں کے لیے انہوں نے تواتر سے لکھا ان کا مضمون" استفسارات وجوابات" رسالے کے اجرا کے بعد ایڈیٹر کو موصول ہونے عجیب و غریب سوالات اور ان کے جوابات کی دلچسپ روداد لیے ہوئے ہیں شفیق الرحمان اپنے مزاح میں لطائف سے جس طرح کام لیتے ہیں ان کا یہ مخصوص حربہ اس مضمون میں بھی مترشح ہے یہ مضمون بھی لطائف در لطائف سے تشکیل پاتا ہے ڈاکٹر طاہر تونسوی شفیق الرحمن کے اس فن کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

> "شفیق الرحمان اگرچہ لطیفوں سے بے حد کام لیتے ہیں تاہم وہ چھوٹے چھوٹے واقعات سے بھی مزاح کا کام لیتے ہیں"10

بھارتی مزاح نگاروں میں احمد جمال پاشا ساٹھ کی دہائی میں ابھرنے والے مزاح نگار ہیں ان کی تحریریں اردو پنچ میں شامل کی جاتی رہیں ان کا مضمون "شور" کے عنوان سے نظر آتا ہے اس میں انہوں نے اس بات کی صراحت مزاحیہ انداز میں کی ہے کہ دنیا کا آغاز بھی شور سے ہوا ہے اور اختتام بھی شور پر ہی ہو گا اس نظریے کو

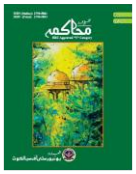

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ثابت کرنے کے لیے جہاں انہوں نے سائنسی تحقیقات کا سہارا لیا ہے وہیں قران مجید سے بھی حوالے دیے ہیں ان کا مضمون "ادبی سہرا" یوں تو ایک دوست کی شادی کا منثور سہرا ہے مگر شگفتگی کے اعتبار سے خاصہ معقول ہے یہاں مزاح کا رنگ خاصا شوخ ہے لیکن بعض جگہوں پر طنز بدستور موجود ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ طنز کو مزاح کے ساتھ مشروط سمجھتے ہیں جہاں موقع ملے وہ چوٹ کرنے سے نہیں چوکتے اس لیے نامی انصاری ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"ان کے ہاں طنز کی کاٹ کچھ زیادہ نظر آتی ہے" 11

لیکن ان کے طنز کا وار کسی نہ کسی سماجی برائی پر پڑتا ہے اور معاشرے کو طنز کے ذریعے تبدیل کرنے کے خواہاں ہیں امجد حسین طویل عرصے سے مزاح لکھ رہے ہیں انہوں نے آزادی سے قبل لکھنا شروع کیا ان کا مزاح مضمون اور انشائیے کے سنگم پر کھڑا نظر آتا ہے یعنی اتنا مزاح بھی نہیں کہ قاری بلند بانگ قہقہے لگا سکے اور اتنا پھیکا بھی نہیں کہ تبسم نمودار نہ ہو ان کا مضمون "عمر رفتہ اور میں" اس سلسلے میں عمدہ مثال ہے اس میں جگہ جگہ تبسم زیر لب سے بڑھ کر ہنسی میں تبدیل ہوتا نظر آتا ہے سلمی یاسمین نجمی نے اردو پنچ کے لیے تواتر سے لکھا ان کا قسط وار سلسلہ "کوئے ملامت" قارئین کے لیے دلچسپی اور توجہ کا مرکز بنا رہا "کوئے ملامت" سیریز کے مضامین میں نسوانی انداز اور گھریلو فضا ملتی ہے انہوں نے لڑکیوں کی گھریلو زندگی لڑکپن، تربیت، تعلیم، شادی اور پھر خانگی زندگی کا بڑا لطیف نقشہ کھینچا ہے اس میں بچپن کا چلبلا پن بھی نظر آتا ہے اور خانگی زندگی کی بدحواسیاں بھی ملتی ہیں مصنفہ کا مضمون "میرے دکھ کی دعا کرے کوئی" اس میں متکلم کی بیماری کا حال پھر علاج کے مراحل مختلف ہارٹ سپیشلیسٹ، ہومیو پیتھک حکیم، عطائیوں کے طریقہ علاج سے زیادہ ان کی حلیوں پر شگفتہ تبصرہ ملتا ہے شوخ وشنگ جملے جا بجا ملتے ہیں طنزیہ انداز بھی بعض جگہوں پر ملتا ہے اس کے علاوہ ان کا مضمون "کار جہاں دراز ہے" اور "زندہ دلان کراچی" کے عنوان سے ان کے مضمون اردو پنچ میں شائع ہوئے۔

متین فکری ایسے لکھاریوں میں سے ہیں جن کی تحریریں مسلسل اردو پنچ کی زینت بنتی رہیں انہوں نے تمثیل اور خاکے کی صنف میں بھی مزاح تخلیق کیا اور مضامین انشائیوں کی صورت میں بھی مزاح کی جوت جگائی ان کے مضامین میں کہیں کہیں مزاح کا رنگ گہرا ہے اور کہیں پھیکا۔ طنز ان کے ہاں کم ہی دیکھنے میں آتا ہے مجموعی طور

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

پر ان کا مزاح حد اعتدال میں ہے دھیمے لہجے میں ان کی تحریر کا بہاؤ قاری کے لیے خال خال ہی خندہ آوری کا باعث بنتا ہے "بس میں چند سٹاپ تک"، "زن مریدی"، "جانا بیوی کا گھر سے"، "وعدہ خلافی کی سزا"، "عقل ڈاڑھ اور شاعری"، "نیند اور خراٹے" جیسے ان کے مضامین اردو پنچ کے مختلف شماروں میں اشاعت پذیر ہوئے۔

اعتبار ساجد شاعری کے ساتھ مزاح میں بھی اپنی بھرپور شناخت رکھتے ہیں ان کے مزاحیہ مضامین کے مجموعے منظر عام پر آکر عوام کی داد حاصل کر چکے ہیں اردو پنچ میں ان کے دو مضامین "جندوڑا واچ کمپنی" اور "جے ڈبلیو آرٹ پروموٹرز" شائع ہو چکے ہیں اعتبار ساجد کے ہاں ڈرامائی صورتحال اور کرداری مزاح سے کام لیا جاتا ہے ان کے مضامین میں کہانی بھی موجود ہوتی ہے ان کا مزاحیہ کردار مسخرے کے روپ میں سامنے آتا ہے جو مختلف بھیس بدل بدل کر متنوع صورتحال سے قاری کو ہنسانے کی کامیاب کوشش کرتا ہے رضیہ فصیح احمد اپنی شہرت فکشن نگاری کے حوالے سے رکھتی ہیں انہوں نے مزاح کے میدان میں طبع آزمائی کی ہے ان کا مضمون "کٹھ حجتی" مضمون "دودھ سے دانہ گندم تک" بھی ہمارے ہاں ملاوٹ کرنے والوں اور انسانی صحت سے کھیلنے والوں کے لیے زہر خند کی کیفیت لیے ہوئے ہے یہاں طنز کی کڑواہٹ موجود ہے صبیح محسن کا تعلق ریڈیو پاکستان سے رہا ان کے مزاحیہ مضامین اردو پنچ میں چھپتے رہے ان کا مضمون "خبریں سنیے اور سر دھنیے" ان کے پیشے کی مناسبت سے تحریر کیا گیا ہے جس میں الفاظ کے الٹ پھیر تلفظ سے تخیلاتی انداز اختیار کرتے ہوئے مزاح کا جادو جگانے کی کوشش کی گئی ہے ان کا ایک اور مضمون "نوشہ گردپوش" جس میں انہوں نے نام نہاد ادبی دانشوروں نقادوں سفر نامہ نگاروں اور فلیپ نگاروں پر خاص طور پر نظر التفات کی ہے مجموعی طور پر یہ ایک طنزیہ مضمون ہے جس میں ادیبوں سے سرزد ہونے والی لغزشوں کا خوب مضحکہ اڑایا گیا ہے۔

ایم ایم حسن کے مزاحیہ مضامین اردو پنچ میں شائع ہوتے رہے ہیں ان کا مزاح بذلہ سنجی اور زندہ دلی کا نمونہ ہے ان کا مضمون "چڑ" کرداری مزاح کا عمدہ نمونہ ہے جس میں مختلف کرداروں کے نفسیاتی عوارض کو مضحکہ بنا کر انسانی فطرت کی کمزوریاں سے پردہ اٹھایا گیا ہے اس کے علاوہ ان کے مضامین جو اردو پنچ میں شائع ہوئے ان میں "کراچی کے مچھر"، "کراچی کی شہراہوں کی زبان"، "اخبارات کے اصل فوائد" شامل ہیں ایم ایم حسن بظاہر سادہ سے موضوع پر اظہار خیال شروع کرتے ہیں لیکن بعد میں ان پر نئے پہلوؤں سے اس طرح اظہار خیال کرتے

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ہیں کہ قاری کو ان کے ذہن رسا کی داد دینا پڑتی ہے ان کا طنز بھی پر اثر اور شگفتگی سے پر ہے ڈاکٹر رشید احمد گوریجہ کے مضامین بھی اردو پنچ کے صفحات کی زینت بنتے رہے ہیں ان کی مضامین میں "بے در و دیوار سا ایک گھر بنانا چاہیے"، "بات کہنے کی نہیں"، "کریکٹر سرٹیفکیٹ"، "ڈومی سائل" وغیرہ اردو پنچ میں شائع ہوئے مزاح ان کے ہاں پھیکا اور بناوٹی معلوم ہوتا ہے مزاح کی تخلیق کے لیے جس فطری صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان کے ہاں معدوم نہیں تو محدود ضرور ہے تاہم معاشرتی تضادات کو ضرور بے نقاب کر جاتے ہیں اسرار اشفاق کا نام طنز و مزاح کے حوالے سے اپنی شناخت رکھتا ہے ان کے ہاں مزاح کی قدرتی صلاحیت موجود ہے ان کے مضامین میں بے ساختگی، شگفتگی، بات سے بات نکالنے کا فن ملتا ہے دانشوری بھی ملتی ہے مگر یہ صورتحال کو گمبھیر نہیں ہونے دیتی لطیف طنز بھی رشتہ دار احباب پر ملتا ہے ان کے مختلف مضامین "میرے رشتہ دار"، "نرم و نازک ہاکی کی وکالت میں"، "ہم شکلوں"، "ناک"، "کان ہے تو جہاں ہے" اردو پنچ کے شماروں کی زینت بن چکے ہیں جن میں فراواں مزاح موجود ہے۔

ڈاکٹر سلیمان عبداللہ کے جو مضامین اردو پنچ میں شائع ہوئے ان میں "نوجوان مسلم"، "امتحان ہمارا"، "میرا خیال ہے کہ۔۔۔" اور "مرغ اور مرغ باد نما" ان مضامین کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ہاں مزاح کی فطری صلاحیت موجود ہے موضوعات میں تنوع ہے سلیمان عبداللہ کی مزاح نگاری کے پیچھے ذہانت اور جدت فکر دیکھنے میں آتی ہے وہ مزاح کے متنوع حربوں سے کام لے کر موضوعات کی بوقلمونی سے اپنے مزاح میں یکسانیت اور تکرار پیدا نہیں ہونے دیتے ان کے مزاح میں تصنع اور بناوٹ نہیں ملتی دیگر جن مزاح نگاروں نے اردو پنچ کے لیے تواتر سے لکھا ان میں حسن سلمان صدیقی، حسین احمد شیرازی، غلام قادر، مسرت لغاری، طیب منیر، جلال الدین صدیقی، اظہر حسن صدیقی، بشری رحمان، اشفاق نقوی، جبار عزیز، آمنہ اقبال وغیرہ کے نام اہم ہیں اردو پنچ کے میں مدیران نے جہاں اس دور کے سبھی چوٹی کے مزاح نگاروں کی نگارشات سے اس پرچے کو مزین کیا وہیں نو مشق مزاح نگاروں کے کے ساتھ ساتھ سنجیدہ تحریر لکھنے والے ادیبوں کو بھی مزاح نویسی کی طرف راغب کیا ان مصنفین کی صف میں قدرت اللہ شہاب، ممتاز مفتی، شان الحق حقی، محمد منشایاد، جمیل یوسف، احمد ندیم قاسمی، وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

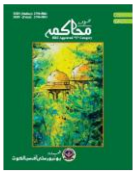

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

اردو پنچ کے مزاحیہ مضامین کے اس جائزے سے اس بات کا اندازہ مشکل نہیں ہے کی یہ اپنے دور کا مقبول اور معتدل مزاحیہ ادبی جریدہ تھا جس میں اس دور کا شاید کوئی ایسا معروف پاکستانی اور ہندوستانی مزاح نگار ہو جو نہ چھپا ہو چونکہ اردو مزاح زیادہ مضمون کی صنف میں لکھا گیا اور لکھا جارہا ہے اس لیے مضامین کی فہرست کا طویل ہونا لازمی عمل تھا اس کے علاوہ بہت سے ایسے ادیب بھی ہیں جن کا ایک ادھ مضمون بھی اردو پنچ میں چھپا کیونکہ ان سب کا تفصیلی ذکر ممکن نہیں اس لیے ان کے ناموں پر اکتفا کیا جا رہا ہے اس طویل فہرست میں نسیمہ بنت سراج، انعام الحق شرر، عاصی کرنالی، خسروی، افسر ساجد، اشرف قریشی، ظفر عمر زبیری، نجمہ اسلم، سلیم اغا، غلام نبی اعوان ، شمس کاشمیری ، منظر علی خان، ڈاکٹر نیلوفر، اقبال بانو، اختر نینا، قرۃ العین طاہر، ڈاکٹر ظفر امام، سریہ جبیں، افتخار وصی، اقبال ہاشمی، قدوس انصاری، سمینہ افتخار، عصمت اللہ خان وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات

۱. اردو پنچ، شمارہ نمبر ۱، ناشر: کرنل محمد خان (ریٹائرڈ)، پی۔ ایم۔ اے ہاؤس، راولپنڈی، ۱۹۸۱

۲۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، س۔ن ۱۹۹۶، ص۔ ۳۶۸۔

۳. ایضاً، ص۔ ۳۶۷۔

۴. محمد خالد اختر، خاتون ناول نویس کیسے بنا جائے، مشمولہ: اُردو پنچ (سید ضمیر جعفری، کرنل محمد خان، ڈاکٹر صفدر محمود، سلطان رشک) جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۱، راولپنڈی س.ن ۱۹۸۱، ص: ۳۲.

۵. ایضاً، ص: ۳۷۔

۶۔ انور سدید، ڈاکٹر، تبصرہ مشمولہ: ماہنامہ اردو زبان، س.ن ۱۹۸۷، ص ۱۱۲۔

۷. اشفاق احمد ورک، ڈاکٹر، اردو نثر میں طنز و مزاح، لاہور، بیت الحکمت، ۲۰۰۴، ص ۱۶۵۔

۸. رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اردو نثر میں طنز و مزاح کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۹۶، ص ۴۱۳۔

۹. یوسف ناظم، پیٹے بغیر جی نہ سکا کوئی بھی یہاں، مشمولہ: اردو پنچ، شمارہ ۱۸، جلد نمبر ۱۰، راولپنڈی: اگست، ۱۹۹۱، ص ۵۸۔

۱۰. طاہر تونسوی، ڈاکٹر، طنز و مزاح کا تجزیاتی مطالعہ، مشمولہ: طنز و مزاح، تاریخ، تنقید، انتخاب، ص ۱۸۔

۱۱. وحید قریشی، ڈاکٹر، اردو کا بہترین انشائی ادب، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۸۸، ص ۶۱۴۔